رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا (عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا) میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

الفضل

خداتعالیٰ نے ایسا ثابت کرنیکے لئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اسقدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو انکی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے ... لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۷)

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

چندہ مقامی خریداران ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان دارالامان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے (للعہ)

جلد ۲ | مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۱۴ء مطابق ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ ہجری | نمبر ۶۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ حضور نے عصر کے درس میں سورہ آل عمران کے رکوع واذ قالت الملٓئکۃ یا مریم کی تفسیر کرتے ہوئے ایسے ایسے نکات اور معارف بیان فرمائے کہ سننے والوں پر وجد طاری ہو گیا۔

(۲) تعلیم الاسلام ہائی سکول کی فٹ بال اور ہاکی ٹیمیں بٹالہ میچ کے لئے گئی ہوئی ہیں بیرنگ سکول سے ہماری ہاکی ٹیم نے پانچ گول سے میچ جیتا۔ اور سکولوں سے مقابلہ ہونا ابھی باقی ہے۔ جس کے نتیجہ سے بعد میں خبر دی جائیگی۔

(۳) موسم میں نمایاں تغیر واقعہ ہو گیا ہے۔ ذیمقدرت اصحاب ان یتیم اور مسکین بچوں کے لئے جو قادیان رہتے ہیں پرانے گرم کپڑے بھیجکر ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

ناظرین الفضل مطلع فرماویں!

الفضل جب سے سہ روزہ ہوا ہے بعض دوست جو پرانے خریدار ہیں شاکی ہیں کہ اسکے مضامین کی وہ حیثیت نہیں رہی جو پہلے تھی ...... بعض مشورہ دیتے ہیں کہ پھر ہفتہ وار نکلے لیکن ترقی معکوس ایک منحوس بات ہے۔ ممکن ہو کہ بعض دوسرے احباب موجودہ طرز مضامین کو پسند کرتے ہوں اسلئے آج کا اخبار پرانے الفضل کے نمونہ پر شائع کیا جاتا ہے۔ الفضل سے دلچسپی رکھنے والے احباب اپنی رائے سے ضرور اطلاع دیں کہ کیا وہ موجودہ طرز کو پسند کرتے ہیں یا اس نمونہ کی طرز کو۔ اگر پرانا الفضل ہی پسند ہے تو اس نمونہ کو تبلیغ کی کوشش کیجائیگی۔ انشاءاللہ۔ مگر فی الحال چار پرچے نمونہ کے نکلیں گے یہ تین پرچے نکل چکے ہیں (ایڈیٹر)

تازہ خبریں

(لنڈن ۱۱ - نومبر) پیرس کی اطلاع ہے کہ سمندر اور آرمنٹرز کے درمیان لڑائی اسی شدت سے جاری ہے ہم نے بعض مقامات پر نمایاں ترقی کی ہے

ترکی محاربہ (لنڈن ۱۰ - نومبر) روسی سرکاری اطلاع ہے کہ کیپرکی علاقہ میں سخت لڑائی ہوئی۔ ترکوں نے جن کے افسر جرمن تھے ہم کو بازو پر گھیر لینے کی کوشش کی مگر پسپا کر دیئے گئے۔

امڈن کا کپتان اور پرنس فرنیز جوزف سلامت ہیں انہیں کوئی زخم نہیں آیا وہ دونو اب اسیر کر لئے گئے ہیں تعجب ہے کہ ایمڈن کے عملہ میں سے ۲۰۰ ہلاک اور ۳۰ زخمی ہوئے۔ امڈن کے کپتان اور افسران اور بچ رہنے والے ملاحوں کا پورا پورا احترام کیا گیا ہے اُن سے بطور نشان عزت تلواریں نہیں لی گئیں۔

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر و ہدیہ مینیجر کے لئے شائع ہوا)

جنگ یورپ

لنڈن ۱۰ رنومبر سرکاری طور پر بیان ہوا ہے۔ کہ جرمن کروزر کونگز برگ مشرقی افریقہ میں۔ دریائے رفیجا میں محصور ہو گیا ہے جاتھم نامی کروزر نے اس پر گولہ باری بھی کی ہے۔

پوٹی پر گولہ باری۔ لنڈن ۹ رنومبر برسلا جیسے کروزر نے پوٹی (قفقاز) پر گولہ باری کی مگر روسی سپاہ نے اتواپ کے گولوں اور رائفلوں کے فائروں سے اسے واپسی پر مجبور کر دیا۔

جدہ لنڈن ۹ رنومبر لائڈز کو پیغام پہنچا ہے۔ کہ ترکوں نے جدہ کے نواح میں روشنی کے تمام مقامات کو تباہ کر دیا۔

بصرہ کے انگریزی قونصل کو ترکوں نے آنے دیا ہے مگر آئلہ اگر یزاور کچھ ہندوستانی تاجر ابھی رکے ہوئے ہیں

فاؤیر قبضہ۔ ہندوستانی فوج اور بحری دستہ نے ایک گھنٹہ کی لڑائی کے بعد شہر فاؤ پر جو دریائے شط العرب کے دہانہ اور ساحل خلیج فارس پر واقعہ ہے قبضہ کر لیا۔

ہندوستان کیلئے فوج دہلی ۷ نومبر دس نومبر کے قریب قریب گورہ فوج کی بارہ بلٹن اور گیارہ بٹریاں توپ خانہ کی انگلستان سے بمبئی و کراچی میں پہنچ جائیگی یہ ہندوستانی فوجوں کی جگہ آئی ہیں۔

روسی سپاہ حبل المتین کا نامہ نگار مقام رشت سے لکھتا ہے۔ کہ روسی فوجیں جو شمالی ایران کے مختلف مقامات میں مقیم تھیں چھوٹے چھوٹے دستوں میں ایران سے چلی گئی ہیں۔ اب وہاں کوئی روسی فوج نہیں

جرمن جاسوس فرانس کے مشہور اخبار طمس کو معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان سے جانیوالی دیسی فوجوں میں ایک جرمن جاسوس بھی بھیس بدل کر داخل ہو گیا تھا۔ جو مارسلز تک فوجوں کے ساتھ رہا لیکن وہاں پہنچ کر اسکا پتہ لگ گیا۔ اور وہ گرفتار کر لیا گیا۔

ایمڈن کا خاتمہ۔ کلکتہ ۱۰ رنومبر جاپانی قونصل جنرل سے جو خبر موصول ہوئی اس سے معلوم ہوا ہے۔ ایک برٹش کروزر نے جو اسٹریلیا کا جنگی جہاز ہے۔ ایمڈن پر حملہ کر کے اسے کنارے پر ریت میں دھنسا دیا۔ اور سرکاری طور پر یہ بھی اعلان ہو چکا ہے۔ کہ ایمڈن کو کنارے کی طرف دھکیل دیا گیا۔ اور وہ جزائر کیلنگ کے پرے جل گیا جزائر کیلنگ مونگے کے بیس چھوٹے چھوٹے جزیروں کا مجموعہ ہے۔ جزائر مذکور سماٹرا کے شمال مغرب میں ۱۲۰۰ اور سنگاپور کے شمال مغرب میں ۱۲۰۰ میل کی مسافت پر واقعہ ہیں۔

حالت بدستور۔ ۱۰ نومبر لنڈن ہم دریائے لز اور لین مارک کے مابین اپنے مورچوں پر قابض رہے۔ اور موخر الذکر مقام اور ڈکسموڈ کے درمیان معقول ترقی کی۔

سنگٹاؤ لنڈن ۹ رنومبر سنگٹاؤ کی حوالگی کی شرائط پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اور شہر جاپانیوں کو دے دیا گیا ہے۔ اس فتح پر ارل کچنر نے وزیر جنگ جاپان کو مبارکباد کا تار بھیجا ہے۔

مبارکباد۔ لارڈ کچنر نے جرنیل فرنچ برٹش سپہ سالار اور انگریزی سپاہ کی جانب سے گرینڈ ڈیوک نکلس کو روسی معرکے کے دوسرے مرحلہ کے شاندار اختتام پر مبارکباد کا تار بھیجا۔

جرمنوں کی ناکام کوشش۔ پادونبرگ کا ایک خاص تار جو ۹ نومبر کو لنڈن سے روانہ ہوا ہے۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جرمن روس کے مقابلہ میں اب نیا نقشہ جنگ مرتب کر رہے ہیں۔ کیونکہ انکی پہلی کوششیں ناکام ہو چکی ہیں معلوم ہوتا ہے اب وہ پوسن کے مضبوط قلعہ میں فوجوں کا اجتماع کر رہے ہیں آسٹریا نے اگرچہ شکستوں کے بعد عمدگی سے رفع نقصان کیا ہے۔ تاہم کوئی اچھے نتائج ظہور پذیر نہیں ہوئے۔ جرمن فوجیں متواتر حملوں سے درماندہ ہو چکی ہیں۔ اور انکی قریباً ایک چوتھائی ضائع ہو چکی ہے۔ پاڈونبرگ کے ایک خاص تار کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکی فوج سخت لڑائی کرنے کے قابل نہیں۔ کیونکہ بہت سے سپاہیوں کے پاس وردی تک نہیں۔ اور انور پاشا کے خلاف عنقریب یورش ہونیوالی ہے ترکی کے پاس صرف ایک طیارہ ہے جس کے چلانیوالا کوئی نہیں۔ اور غیر ممالک سے ہوا بازوں کا بہم پہنچانا اسوقت محال ہے۔

سکاٹ لینڈ میں ہوائی مرکز۔ لنڈن ۱۰ رنومبر خیال ہے کہ جرمنوں نے ہوائی جہازوں کے لئے سکاٹ لینڈ میں کسی نہ کسی جگہ اڈا بنا رکھا ہے۔ جو اسکا سراغ لگائیگا۔ اسے انعام دیے جانے کا اشتہار ہو رہا ہے۔

افواہ صلح روم کا تار ہے۔ کہ جرمنی نے روسی فتوحات سے گھبرا کر روس سے صلح کر لینی چاہیئے۔

دشمن کے ہوائی تار۔ الہ آباد ۱۱ نومبر ٹائمز کو واشنگٹن سے تار آئی ہے۔ کہ وہاں یہ علم طور پر یقین کیا جا رہا ہے کہ صوبجات متحدہ امریکہ میں جرمنوں کے ذریعہ ہوائی تار گھروں سے جہاں تجارتی اصطلاحات میں جرمن کروزروں کو خفیہ پیغام بھیجے جاتے ہیں۔ خیال ہے یہ تار گھر غیر آباد علاقوں میں بنائے گئے ہیں۔

روسی ابھی تعاقب میں ہیں۔ لنڈن ۱۱ نومبر روسیوں نے جرمنوں کو جو لانگ شدت سے لڑے ہیں پسپا کر دیا۔ ہمارے فوجی دستہ نے ندلابرگ کے مشرق کی طرف جرمنوں کو جو ریلوے کی حفاظت کر رہے تھے شکست دی ہے۔ ایک ٹرین پر قبضہ اور دو پلوں کو تباہ کر دیا روسی رسالہ نے جرمنوں کو کالسز تک ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ روسی میکو جو کرا کو کی سڑک پر واقع ہے پہنچ گئے ہیں۔ ہم نے ریزو و دینوا در لسکو پر قبضہ کر لیا ہے۔

ہندوستان مسافران کاگاٹا کے ہنگامہ کی تحقیقات کیلئے کمیشن بج بج کی کمیٹی تحقیقات اس ہفتہ مسٹر ولیم ونسنٹ کی صدارت سے جالندھر میں اجلاس کر کے مزید شہادتیں قلمبند کر سکیگی امید ہے مذکورہ بالا کمیٹی ماہ کے اخیر تک رپورٹ گورنمنٹ میں بھیج دیگی ضمانت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حیدرآباد سندھ نے ایک سندھی سوداگر کو جو سمیرو بخارا سے واپس آیا ہے برٹش گورنمنٹ کی نسبت خلاف شان کلمہ منہ سے نکالنے کی پاداش میں پانچ روپے کی ضمانت

ضبطی گورنمنٹ کے خلاف نفرت و حقارت پھیلانے کی وجہ کر مندرجہ ذیل پرچے قابل ضبطی قرار دیئے گئے ہیں اردو پرچہ غدر یوگانتر آشرم سن فرانسکو قسطنطنیہ کا ہفتہ وار اخبار "جہان اسلام" ہندوستان کا غدر" نامی پرچہ جس زبان میں ہو "غدر دی گونج" گورمکھی میں یوگانتر آشرم سان فرانسکو سے شائع ہوا ہے ہندوستانی ٹائمز جو یونائیٹڈ انڈیا لیگ وینکوور کا ارگن ہے۔ اور گورمکھی پمفلٹ بعنوان "ظلم ظلم گورہ شاہی ظلم"

جنگ وطن لکھتا ہے۔ کہ لاہور میں احساسات سیر ہو گیا ہے مہاراجہ کپورتھلہ نے مصارف جنگ کے لئے ایک لاکھ روپیہ پیش کیا ہے جسے حضور وائسرائے منظور فرمالیا۔

لارڈ کارمیکائیل کلکتہ کل نواب لفٹننٹ گورنر بنگالہ پورے چانسر اتشریف لے گئے۔ غالباً ہفتہ کو آپ کلکتہ رونق افروز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ ۱۵- نومبر ۲۴ء

کیا ترک مسلمان ہیں ؟

میرا ارادہ تھا کہ چونکہ جلسہ سالانہ کے دن قریب آگئے ہیں۔ اس لئے اس موضوع پر کچھ لکھوں اور پختہ ارادہ تھا کہ اس دفعہ کا لیڈر جلسہ سالانہ کے متعلق ہی ہو لیکن ابھی لکھنے نہ پایا تھا۔ کہ المنار کا چند ماہ کا ایک پرانا پرچہ میرے ہاتھ میں آگیا۔ اسکے مضامین پر ایک نظر جو ڈالی تو وہ کچھ نظر پڑا۔ جو پہلے کبھی نظر نہ پڑا تھا۔ اور اس میں وہ کچھ دیکھا جو پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ مسلمانوں کی حالت پر ترحم کے سوا کچھ نہ سوجھتا تھا کسی اور کے لئے وہ مضمون جو میں نے اس رسالہ میں دیکھا۔ باعث عبرت ہو نہ ہو مگر میرے لئے تو وہ ترکوں کی تباہی کے اسباب کو ایسا ہی مبرہن و ظاہر کر دینے والا تھا کہ اس کے بعد کوئی شک و شبہ رہ ہی نہیں سکتا ۔

صاحب منار نے ایک جدید ترکی تصنیف کا خلاصہ اپنے رسالہ میں دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ کس طرح ترک بجائے عربیت کے ترکیت کو اختیار کر رہے ہیں لیکن میرے خیال میں صاحب منار نے تنگ نظری سے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے اور قومی غیرت پر مذہبی غیرت کو قربان کر دیا ہے بات یہ ہے کہ اس ترک نے اسلام کو چھوڑ کر ترکیت اختیار کرنے کی لوگوں کو ترغیب دی ہے۔ اور ان مقدس وجودوں کی ہتک کی ہے۔ جن کی محبت خدا تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے۔ اور جن سے بغض رکھنا اللہ تعالیٰ سے دوری کا موجب ہے ۔

سلطان عبدالحمید کے تخت سے علیحدہ کئے جانے پر جب نوجوان ترکوں نے اسبات کا اعلان کیا کہ ترکی حکومت کو اسلامی حکومت کے نام سے موسوم کرنے پر اہل یورپ کے دل میں شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ اور فوراً ان کی نگاہیں جہاد کے خطرہ کی طرف اٹھ جاتی ہیں اسلئے آیندہ کے لئے ترکی حکومت کا نام عثمانی حکومت ہو تو اس وقت کل دنیا کے مسلمان حیرت و استعجاب کے سمندر میں غوطہ زن ہو گئے تھے اور اسقدر تیر ہائے ملامت نوجوان ترکوں کیطرف چھوڑے گئے تھے کہ آخر انہیں اسی پرانے اسلام کی طرف آنا پڑا تھا۔ لیکن اگر لوگوں کو ان خیالات کا علم ہوتا جنکا اظہار اس کتاب میں کیا گیا ہے جو قوم جدید کے نام سے ایک ترک نے قسطنطنیہ میں شائع کی ہے۔ اور جس کا خلاصہ جیسا کہ میں اوپر ذکر کر آیا ہوں المنار نے دیا ہے، تو انکو ترکوں کی اس حرکت پر ہرگز کوئی تعجب اور حیرت نہ ہوتی ۔

المنار نے جو خلاصہ اس کتاب کا دیا ہے اس پر بھی ہم انشاء اللہ کسی آیندہ پرچہ میں لکھیں گے لیکن اسوقت صرف وہ آخری فقرات درج کر دینے کافی ہیں جن سے مصنف کتاب نے اپنے انتہائی الضمیر کو قاری کے ذہن میں مستحکم کرنا چاہا ہے وہ فقرات یہ ہیں :-

”یہ کیا جہالت ہے، اور اے لوگو کیسی غفلت ہے جو تم پر طاری ہے؟ تم لوگ عرب کے خلیفوں کے نام اپنی مساجد کی دیواروں کے ساتھ لٹکاتے ہو (قسطنطنیہ میں رواج ہے، کہ مسجد میں خلفاء اربعہ اور حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کے نام لکھ کر لٹکائے جاتے ہیں یہ اسکی طرف اشارہ ہے، اور گو یہ بدعت ہے مگر اس مصنف نے جس رنگ میں اسکو برا منایا، وہ اور بات ہے) اور ترک خلفاء کے نام نہیں لکھتے جنکو احادیث نبویہ نہایت پاک قرار دیتی ہیں (اور جو اپنے اعمال سے ایک معمولی مسلمان کی برابری بھی نہیں کر سکتے۔ الفضل) اور تم خطبہ پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ (خلفاء اربعہ کے نام لینے کے بعد) خطیب جب ترک خلفاء کا نام لیتا ہے تو منبر سے ایک قدم نیچے اتر لیتا ہے۔ اور یہ ان کے درجہ کی کمی اور انکی ذلت کے اظہار کیلئے ہوتا ہے۔ پس یہ سب باتیں بدعتیں ہیں اور تمہاری شان کے گھٹانے کے لئے ایجاد کیگئی ہیں ۔

اے ترکو! تم ایک ایسی قوم ہو جو نہایت مقدس اور نہایت بزرگ ہے اور باوجود اس کے تم عبدالقادر جیلانی اور شیخ بدوی اور شیخ فلانی (یہ الفاظ بطور استہزاء کے زائد کئے ہیں) کی عزت کرتے ہو اور کہتے ہو کہ اللہ اور اسکے فرشتے حتٰی کہ منکر نکیر بھی جو عذاب قبر کے موکل ہیں عربی زبان میں کلام کرتے ہیں اور ہمیشہ ابناء ترک کو یہ کہہ کر غافل کرتے رہتے ہو کہ عنقریب عرب سے ایک مہدی نکلیگا۔ غرضیکہ قریباً سات سو سال سے تم ایسی ہی خرافات کے بیان کرنے میں لگے ہوئے ہو اور دنیا کو دھوکا دیتے ہو اور اس طرح شریف عثمانی نسل کی تحقیر کرتے ہو جو اسلام کے دشمنوں کے حملہ دور کرنیکے لئے برابر جہاد میں لگی ہوئی اور کفار اور فجار جو اسلام کے راستہ میں کانٹے پیدا کر رہے ہیں انکو دور کرنے میں مشغول ہے۔ پس جو کچھ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ اے ترکو! اس کی صرف ایک غرض ہے کہ تمہاری تحقیر کی جائے اور تمہارے درجہ کو کم کیا جاوے ۔

کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی کہ والعادیات ضبحا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ترکی لشکر کی پاکیزگی کا ذکر فرمایا ہے۔ پس اس لشکر کے گھوڑے ان دوسری اقوام کے بزرگوں سے جن کو تم مقدس اور محترم خیال کرتے ہو کہیں بڑھ کر شریف اور مقدس ہیں (مثلاً نعوذ باللہ من ذلک خلفاء اربعہ اہل بیت اور شیخ عبدالقادر جیلانی سے کیونکہ انہی کا ذکر پہلے گذرا ہے)“

اس مضمون میں مصنف نے جو کچھ لکھا ہے وہ اسکے خبث باطن پر کافی گواہ ہے ہم جانتے ہیں کہ المنار کا ایڈیٹر ترکوں کا دشمن ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ایسا عام شائع ہونیوالا رسالہ جو خصوصاً ان علاقوں میں شائع ہوتا ہے جن میں ترک کثرت سے پائے جاتے ہیں ترکوں کی طرف ایک ایسی بات منسوب کریگا جو انہوں نے بالکل نہیں کہی۔ اور خصوصاً جبکہ نقل کردہ حصہ اس خلاصہ میں نہیں جو المنار نے مذکورہ بالا کتاب میں دیا ہے بلکہ خود کتاب کی عبارت ہے ۔

ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ سب ترک ایسے نہیں ہو سکتے۔ لیکن اس کتاب سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ایک بڑا گروہ ایسا پیدا ہو گیا ہے جو اپنے خیالات کے پھیلانے کیلئے کتب و رسالجات بھی شائع کر رہا ہے اور وہ ہے بھی اتحادی پارٹی میں سے ۔

ہندوستان میں بھی سخت بیدینی پھیل گئی ہے اور یہاں بھی طرح طرح کی مخلوقات ہے۔ لیکن باوجود کامل مذہبی آزادی اور غیر ملکی حکومت کے کسی کو اب تک یہ جرأت نہیں ہوئی کہ اسطرح اسلام کے مقدس بزرگوں کی ہتک کرے اور بدکار اور گندے انسانوں سے گھوڑوں کو ان سے اشرف اور مقدس کہے۔ اور پھر خود قرآن کریم کی زبان پر ہنسی کرے اور یہ اسبات کا ثبوت ہے کہ یہاں کے مسلمانوں کی حالت ایسی گندی نہیں ہوئی جیسے ترکوں کی ہو رہی ہے کیونکہ ان غافل مسلمانوں کو دین کا اسقدر پاس ضرور ہے کہ انکی ناراضگی سے ڈر کر کسی شخص نے اس گند کا اظہار نہیں کیا جس کا اظہار ایک اسلامی کہلانے والی حکومت کے صدر مقام میں ایک ترک نے کیا ہے ۔

ترکوں کی حالت جبکہ اس درجہ نیچے گر گئی ہے اور وہ دین سے ایسے بے بہرہ اور نسلی تعصب کے ایسے دلدادہ ہو گئے ہیں تو انکو مسلمان کہنا یا ان کی حکومت کو اسلامی حکومت کہنا کیسی بے وقوفی ہے جب اسلام ہی نہ رہا تو پھر اسلامی حکومت کیسی! اسلامی حکومت وہی ہے، جسمیں اسلام کا خیال رکھا جائے جو اسلام کی ترقی کا باعث ہو جس حکومت میں خلفاء اور اہل بیت رسول اللہ کو ایسے گندے الفاظ میں یاد کیا جاتا ہے، اور حکومت ایسے شخص کو سزا نہیں دیتی اس سے غیر اسلامی سلطنتیں بہتر ہیں اور وہ حکومت ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ اسے دنیا کے پردہ پر قائم رکھا جائے۔ اور اس کا وجود اسلام کے لئے بمرتبہ اس زہریلہ مواد کے ہے جسکے چھونے سے جسم کے دوسرے حصوں کے بھی جلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ہمیں اس مضمون کے پڑھنے سے حل ہو گیا ہے کہ ترکوں کی تباہی کا اصل باعث کیا ہے خدا تعالیٰ ظالم نہیں ہے انکے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے۔ ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔

وما ظلمونا ولٰکن کانوا انفسھم یظلمون

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح

مسیح موعودؑ کی پیشگوئی مسافروں پر آفت

خدا تعالےٰ کے ماموروں کا ایک ایک لفظ حکمتوں اور علوم سے پُر ہوتا ہے۔ نادان انسان خیال کرتا ہے کہ انکی باتیں اور میری باتیں ایک سی ہیں۔ لیکن یہ اس کی غلطی ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے آتا ہے۔ اس کی باتیں اس کی نہیں بلکہ خدا کی باتیں ہوتی ہیں۔ اور اسکا کلام اسکا نہیں۔ بلکہ خدا کا کلام ہوتا ہے۔ اور زمانہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جس بات کو لوگ معمولی اور بے حقیقت خیال کرتے تھے۔ وہ اپنے اندر نہائت وسیع مطلب رکھتی تھی ؞

جسوقت حضرت مسیح موعود نے براہین احمدیہ حصہ پنجم لکھی ہے اس وقت کون خیال کر سکتا تھا۔ کہ آنیوالے مہینے اور سال اس کتاب کی عظمت اور صداقت پر کن خونی الفاظ میں شہادت دیں گے مگر اللہ تعالیٰ کے علم کا احاطہ کون کر سکتا ہے۔ لا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء اس کے علم کا کوئی حصہ بھی انسان دریافت نہیں کر سکتا۔ مگر اسیقدر کہ وہ خود خبردار کرے۔ اس کتاب میں ایک لمبا قصیدہ ہے۔ جو اپنے اندر نبوت کی شان رکھتا ہے اور ایسے مطالب بیچا دی ہے کہ وزن اور قافیہ کو ان سے زیادہ لطیف معانی کے اٹھانیکی خدمت کبھی سپرد نہ ہوئی ہوگی۔ اس کے اشعار اپنے اندر ایک جذب رکھتے ہیں۔ ایک کشش رکھتے ہیں۔ جو بے تحاشہ انسان کے دلکو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اسکے الفاظ نئے نہیں بندشیں نئی نہیں۔ قافیے نئے نہیں۔ وزن نئے نہیں۔ وہی الفاظ ہیں۔ جو اردو دان روزمرہ استعمال کرتے ہیں۔ وہی بندش ہے۔ جو شعراء اردو کے کلام میں ہوتی ہے۔ وہی قافیے ہیں جنہیں سینکڑوں شعراء اپنے اشعار میں استعمال کر چکے ہیں۔ وہی وزن ہے مگر پھر بھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ اشعار اور دوسرے شعراء کے اشعار ایک سے ہیں۔ بلکہ زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر وہ اشعار روحانیت سے خالی اور معرفت سے مبرا ہیں۔ تو یہ روحانیت سے پُر اور معرفت سے لبریز ہیں۔ جنہیں پڑھ کر انسان کے سامنے عظمت باری کا نقشہ ایسے صاف الفاظ میں کھینچا جاتا ہے کہ اگر وہ اشعار کسی ظالم یا بے وفا معشوق کی بے ثمر محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ تو یہ ایک باوفا محسن خیر خواہ محبوب کی بابرگ و بار و باثمر محبت کی خبر دیتے ہیں۔ پس الفاظ کو دیکھکر نہیں کہہ سکتے۔ کہ انہیں اور ان میں کچھ فرق ہے۔ مگر معانی کو دیکھکر نہیں سمجھ سکتے۔ کہ ان کو ان سے نسبت ہی کیا ہے۔ ان اشعار اور ان اشعار کی ایک مثال ہے۔ مگر ناقص یعنی گو دونوں ایک ہی ہیں مگر وہ تو پاخانہ کی موری میں لگا ہوا ہے اور یہ پان کی گلوری میں

اس قصیدے کے آخر میں ایک عظیم الشان زلزلہ کی خبر دیگئی ہے جسکا خطرناک نقشہ جن الفاظ میں کھینچا گیا ہے۔ انہیں پڑھ کر بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جبوقت یہ کتاب شائع ہوئی تھی۔ اسوقت نادان انسان ہنستا تھا۔ کہ کیا کبھی دنیا میں ایسی سخت مصیبت بھی آئے گی لیکن جولائی ۱۹۱۴ء میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو اپنی قدرت کا نظارہ دکھا کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہاں ہم سب کچھ کر سکتے ہیں اسمیں کوئی شک نہیں۔ کہ ان اشعار میں ایک زلزلہ کی خبر دیگئی ہے۔ لیکن قرآن کریم کی اصطلاح میں زلزلے سے مراد ایک سخت مصیبت ہوتی ہے۔ جیسے کہ فرمایا۔ وزلزلوا زلزالاً شدیدا حالانکہ وہاں جنگ مراد ہے۔ پس گو زلزلہ کا لفظ استعمال کیا گیا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے کلام میں زلزلہ کا لفظ جنگ کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا چلا آیا ہے۔ اور جنگ یورپ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ نہ صرف یہی کہ جن الفاظ میں اس زلزلہ کی خبر دیگئی تھی۔ وہ نہائت زبردست تھا۔ زلزلے صرف ایک ملک میں آتے ہیں۔ مگر یہ زلزلہ وہ ہے۔ جو کل دنیا پر آیا ہے۔ یورپ کی کوٹھیاں اس کے دھکے سے کانپ رہی ہے۔ ایشیا کے شہر اس کے دھکے سے لرز رہے ہیں۔ امریکہ کی سر بلند عمارات اس کے دھکے سے بید مجنوں کی طرح ہل رہی ہیں۔ افریقہ کے صحرا اس کے دھکے سے تہ و بالا ہو رہے ہیں۔ زلزلہ عمارتوں کو گراتا ہے۔ اس زلزلے نے عمارتیں تجارت زراعت ہر ایک شے کو ہی گرا نہیں دیا۔ بلکہ کروڑوں انسانوں کی امیدوں اور امنگوں کو گرا دیا ہے۔ زلزلہ کا دھکا صرف چند منٹ تک رہتا ہے۔ مگر اس زلزلے کو شروع ہوئے تین ماہ سے زائد ہو گئے ہیں۔ اور ابھی تک ختم ہونے میں نہیں آتا ؞

ان ہی اشعار میں حضرت صاحب کا ایک شعر تھا جسپر ہم اسوقت کچھ لکھنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ دوسرے اشعار پر الفضل کے کالموں میں مضمون نکل چکے ہیں۔ وہ شعر یہ ہے ؞

ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی ۔ راہ کو بھولیں گے ہوکر مست و بیخود راہوار

یہ بھی چند لفظ ہیں جیسے اور الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ مگر ان الفاظ کے معنی جسقدر ظاہر ہوئے ہیں۔ کیا کبھی اس سے پہلے ایسا واقعہ ہوا ہے۔ آج سے نو سال پہلے مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام پیشگوئی فرماتے ہیں۔ کہ اس زلزلے میں مسافروں کا بُرا حال ہوگا۔ اور کوئی راہ انکو نہ ملیگی۔ اور آج واقعات ایک ایک لفظ کی تصدیق کر رہے ہیں۔

دنیا میں بہت سی جنگیں ہوئی ہیں۔ اور ان میں خونریزیاں بھی بہت ہوئی ہیں۔ لیکن آج تک کوئی جنگ ایسی نہیں ہوئی جس میں مسافروں پر وہ مصیبت پڑی ہو۔ جو اس جنگ میں پڑی ہے۔ کیونکہ اول تو پہلے زمانہ میں جنگیں ہوتی ہی خاص خاص ممالک میں تھیں۔ اس لئے باقی دنیا کے دروازے کھلے رہتے تھے۔ اور مسافروں کو کوئی تکلیف ہوتی تھی۔ یا صرف ان ممالک کے مسافروں کو تکلیف ہوتی تھی۔ جو جنگ میں شریک ہوں۔ اور ان کا رقبہ بہت محدود ہوتا تھا۔ لیکن یہ جنگ بالکل نئی طرز کی ہے۔ یورپ ایشیا اور افریقہ تین براعظم تو براہ راست اس جنگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور امریکہ بھی اپنا حصہ تکلیف لے ہی رہا ہے جسوقت جنگ کا اعلان ہوا ہے۔ اسوقت مسافران یورپ میں جو گھبراہٹ تھی۔ اس کا نقشہ ولائت کے اخبارات نے ایسے الفاظ میں کھینچا ہے۔ کہ پڑھ کر رحم آتا ہے۔ وہ نازو نعم میں پلے ہوئے مسافر جو اپنے مال اور رسوخ کے بھروسہ پر بے غل وغش دنیا کے سفر میں مشغول رہتے تھے۔ جب ہر ہر قدم پر ٹوکے جانے لگے۔ تو ان کے لئے یہ نظارہ سخت حیرت انگیز تھا۔ وہ مالدار تھے۔ مگر ان کا حساب بنکوں سے تھا۔ اور بنک روپیہ دینے سے انکاری اس لئے باوجود دولتمند ہونے کے فقیر بن رہے تھے۔ رشتہ دار آپس میں چند گھنٹوں کے فاصلہ پر تھے۔ مگر چونکہ ایک طاقت کی زیر نگرانی تھے۔ تو چند دوسری طاقت کی نگرانی میں۔ جو لوگ تاروں کے ذریعہ بات کرنے کے عادی تھے اب سفر میں ان کو اپنے عزیزوں کی خیریت خطوط کے ذریعہ بھی نہ مل سکتی تھی۔ وہ لوگ جو ایک ایک منٹ کی دیر کو برا خیال کرتے تھے اور وقت کی پابندی کے عادی تھے۔ دنوں سٹیشنوں پر پڑے رہتے اور ٹرین پر ٹرین چھوٹتی دیکھتے تھے۔ مگر ان کو جگہ نہ ملتی تھی۔ کیونکہ سب ٹرینیں فوج کے لئے لے لی گئی تھیں۔ پھر جو انگریز فرانسیسی روسی۔ جرمن و آسٹریا میں تھے۔ وہ وہاں قید ہو گئے۔ اور جو جرمن و آسٹرین ان طاقتوں کے ممالک میں تھے۔ انہیں قید ہو گئی۔ اب ترک شامل ہوئے۔ تو عرب و ترک بھی مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور یہی حال انگریزی رعایا کا ترکوں کے ملک میں ہوگا۔ روس و جاپان کی جنگ سخت تھی۔ لیکن اسکا اثر چین سے باہر نہ تھا۔ اس لئے مسافروں کو کوئی تکلیف نہ تھی۔ لیکن اب ہر ایک ملک میں مسافروں سے پکڑ دھکڑ ہوتی ہے۔ اور خواہ کوئی قوم جنگ میں شامل بھی نہ ہو۔ اس کے افراد سے قدم قدم پر پاسپورٹ طلب کیا جاتا ہے۔ تاکہ کوئی دھوکا نہ ہو ✻

غیر مذاہب کی تبلیغی کوششیں!

میرے مکرم بھائیو۔ اور پیارے دوستو! الفضل ابتدائے پیدائش سے اسی پالیسی پر قدم زن رہا ہے۔ کہ دیگر مذاہب کی تبلیغی کوششیں آپکے سامنے بیان کرکے آپ کو بتاتا ہے کہ حریف کن تیاریوں میں مشغول ہیں۔ اور ان کے حملوں کے توڑنے کے لئے ہمیں کس کس تدبیر سے کام لینا چاہیئے اور آئندہ بھی جب تک وہ زندہ ہے (اور اس کی زندگی صرف اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے) اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس کام کو پورا کرتا رہیگا۔ اور انشاءاللہ تعالےٰ امقدور بھر چلا چلا کر اس مقدس فرض کی طرف آپ لوگوں کو بلاتا ہی رہیگا۔ جسے ترک کرکے مسلمان اس حالت تک پہنچ گئے ہیں کہ جس میں اب ہیں۔ درمیان میں ان ناگوار حالات کے ماتحت جن سے ہر ایک احمدی واقف ہے۔ اسے کچھ مدت تک اس فرض کے پورا کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ مگر اب اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جماعت کو مزید فتنہ سے بچائے۔ اور الفضل کو اشاعت اسلام کے کام میں اپنے اوراق خرچ کرنے کی توفیق دے۔

مسیحیت کے پھیلانے کی جو کوششیں اسوقت دنیا میں جاری ہیں ان کا احاطہ کرنا تو فی الحال ہم لوگوں کے لئے ناممکن ہے۔ کیونکہ وہ کوششیں ہزاروں شعبہ جات پر منقسم ہیں۔ اور صرف مشنوں کے ذریعہ جو کام ہو رہا ہے۔ اسکا بھی پورا احاطہ سردست نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب نہیں ہے۔ جسمیں ان سب مشنوں کے نام درج ہوں۔ جو مختلف ممالک میں تبلیغ مسیحیت کا کام کر رہے ہیں لیکن انگلستان کے مشہور مشنوں کو ہی جب دیکھا جائے تو انہی کی رپورٹ ایسی دلشکن اور حوصلہ افزا ہوتی ہے کہ ایک طرف دل کو توڑ دیتی ہے تو دوسری طرف خمیدہ کمر کو سیدھا کر دیتی ہے۔ اس رپورٹ کے پڑھنے سے دل تو اس لئے ٹوٹتا ہے۔ کہ اسقدر حملوں کے مقابلہ میں ہماری طرف دفاعی کوششوں میں حد درجہ کی سستی برتی جاتی ہے۔ اور ہماری جماعت ابھی خواب غفلت میں ہی سو رہی ہے۔ لیکن کمر اس لئے بندھ جاتی ہے۔ کہ جب باطل کو اسقدر قبولیت ہے۔ اور اس مذہب کو جو اپنے ساتھ کوئی معقول دلائل نہیں رکھتا۔ لوگ اس شوق سے قبول کرتے ہیں۔ تو اگر باقاعدہ طور سے اور مفید پیرایہ میں اسلام جیسے مطابق عقل وفطرت انسانی مذہب کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ تو وہ کس شوق سے اس کے قبول کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائیگی۔ اور کسطرح دیوانہ وار اسکے سایہ کے نیچے آنے کے لئے اڑیگی۔ بیشک جب وہ دن آجائیگا۔ تو مومنوں کے دل خوشی سے اچھلتے ہوں گے اور ان کی موتیں خوشی کی موتیں ہونگی۔ ہاں وہی دن ہوں گے جب مسلمان قرآن کی اس سورۃ کے مطلب کو سمجھ سکیں گے۔ کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا۔ ورنہ آجکل تو اس سورۃ کا پڑھانے والا حیران ہوتا ہے۔ کہ اس کے معنے کیا بتاؤں۔ اور پڑھنے والا حیران ہوتا ہے۔ کہ (نعوذ باللہ) یہ خلاف واقعہ ذکر قرآن شریف میں کہاں سے آگیا۔ مگر آہ کسی کو کیا معلوم ہے۔ کہ یہ بہترین اسلاف کا ذکر ہے جو نسلاً بعد نسلاً بدترین خلف تک پہنچا ہے جو ان کے قدم بقدم چلنے پر تو قادر نہ ہو سکے۔ مگر غضب کیا۔ کہ ایسی ردی حالت تک پہنچ گئے۔ کہ اس کے سمجھنے سے بھی ان کے ذہن قاصر ہو گئے۔ لیکن یہ ایک لمبی کہانی ہے جو ہم پھر کسی وقت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں۔ اسوقت تو ہمیں چرچ مشن سوسائیٹی کی تازہ رپورٹ کا ذکر کرنا منظور ہے۔ اس کے بعض حصص کا خلاصہ بمبئی گارڈین کے الفاظ میں یوں ہے:-

”ملا گیریا کی حالت کی بہتری ان واقعات سے معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ وہاں انتظام حکومت کے طریق میں مناسب تغیر کر دیا گیا ہے۔ نئی ریلیں نکل آنے کی وجہ سے نئے اضلاع کا رستہ مشنریوں کے لئے کھل گیا ہے۔ تجارتی کارخانوں کی ترقی ہو گئی ہے۔ گورنمنٹ اور مشن سکولوں کی کوشش سے تعلیم میں ترقی ہو گئی ہے (اسوجہ سے مشنریوں کے کام میں بہت سہولت پیدا ہو گئی ہے۔ الفضل) یوروبا کی بعض مسیحی انجمنوں کے ممبروں کی تعداد دگنی ہو گئی ہے۔ اور بعض دیگر گرجوں نے اپنی عمارات کو بہت وسیع کر دیا ہے۔ اور زیادہ عمدہ اور بڑے گرجا تعمیر کروائے ہیں۔ علاقہ اکیتی میں شاشیوں نے پچاس سے زائد گرجا تعمیر کروائے ہیں۔ گو ان میں سے صرف انیس کے لئے ٹرینڈ استاد مہیا ہو سکے ہیں۔

جرمن ایسٹ افریقہ میں بائبل کے پڑھانے کے چھوٹے بڑے تین سو ستر مرکز ہیں یا یوں کہو۔ کہ جنگ کے شروع ہونے سے پہلے تھے۔ علاقہ یوسوگا اور بوگیدی میں ہزاروں آدمی استادوں کی درخواست کر رہے ہیں۔ اور راجہ کے بعد راجہ نہایت الحاح سے درخواست کر رہا ہے۔ کہ اس کے علاقہ میں کوئی بائبل پڑھانیوالا بھیجا جاوے۔ اور اس بات کا بھی وعدہ کرتا ہے۔ کہ ضروری مکانات کی تعمیر اور اس استاد کا خرچ وہ خود دیگا۔

ہندوستان کے شمال اور جنوبی دونوں علاقوں کی حالت نہایت اہمیت اختیار کر رہی ہے۔ کہ اس سے پہلے سیحیوں کو کبھی اسقدر کام نہیں ملا۔ پنجاب کی ایک رپورٹ سے ظاہر ہے کہ ہمارے پاس صرف بارہ یا تیرہ انٹرینڈ کارکن ہیں۔ جنکو اڑھائی سو گاؤں میں پھیلے ہوئے ڈیڑھ سو گرجوں میں کام کرنا پڑتا ہے۔ سرحد کے طبی مشن نے قریباً پانچ لاکھ مریضوں کا علاج کیا ہے۔ تینگری کی ایک مسیحی انجمن نے اپنا پہلا مشنری تبلیغ کے لئے بھیجا ہے (یعنے یورپ کے مشن کی اعانت کے بغیر) اور جنوبی ہند کے بعض دیگر علاقوں میں قریباً اسی ہندوستانی اپنی مرضی سے تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ اور بغیر کسی اجرت کے تبلیغ کے کام میں مشغول ہیں۔

چین کی یہ خبر ہے کہ وہاں گوچیانگ۔ اور فوکیئن کے علاقوں میں بت پرستی کی طرف لوگوں کا میلان پھر بڑھ گیا ہے لیکن پھر بھی ایک مشنری چرچ مشن سوسائیٹی کے کام پر بحیثیت مجموعی یوں تحریر کرتا ہے ”کہ باوجود بہت سی مشکلات کے ہم محسوس کرتے ہیں کہ اب ہماری تبلیغی کوششوں کو روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ اور جہاں تک ہو سکتا تھا۔ ہم نے تبلیغ کی ہے اور ابھی ہم اور بھی زیادہ کام کر سکتے تھے“۔ اور سچ یہ ہے۔ کہ بہت بڑا کام کیا جا رہا ہے۔

آئندہ کیلئے پادری مدرس سوال جواب کرنیوالے اور بائبل پڑھانے والی عورتوں کی تعلیم جاری ہے۔ اور گرجوں ہالوں سکولوں۔ ہسپتالوں چھوٹے شفاخانوں۔ شہروں۔ گاؤں۔ گلیوں اور گھروں میں نہایت استقلال اور جوش کے ساتھ تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔ اور اسمیں روزبروز ترقی ہو رہی ہے۔ مغربی چین میں فساد کی وجہ سے کام میں رکاوٹ ہوئی تھی مگر اسکا بدلہ مل گیا ہے۔ مثلاً فساد کے دفعہ ہوتے ہی قریباً دو سو عورتوں اور بچوں نے جنکو فساد کے موقعہ پر مشن میں پناہ دیگئی تھی۔ انوار کے گرجوں میں شمولیت شروع کر دی ہے۔

جاپان کے مشنریوں کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بہت سے لوگ مسیحیت کو قبول کر رہے ہیں۔ اور گرجوں کو تقویت حاصل ہو رہی ہے۔ مسیحیوں میں تبلیغ کا جوش بڑھ رہا ہے۔ بیرونی مبلغین اور جاپانی مبلغین کے درمیان اتحاد میں ترقی ہے۔ شمالی امریکہ میں حبشیوں کی حالت میں بڑا تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ بت پرستی بند ہو گئی ہے۔ اور وہ عام جو پہلے مسیحیت کی تعلیم کے مخالف تھے۔ اب مسیحیت کی اشاعت کے فوائد کے قائل ہو رہے ہیں۔ چرچ مشنری سوسائٹی کے مرکز اور ان کی شاخیں اسوقت پانچ ہزار پانچسو پانچ ہیں۔ حالانکہ دس سال پہلے ان کی تعداد کا اپانچسو [illegible]

ورمی فارم پراسس
اور
ہستی باری کا ثبوت

ہر ایک صداقت کا انکار ہمیشہ جہالت اور نادانی کے سبب ہوتا ہے اور جسقدر علم انسانی میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ وہ قدرت الٰہی کا قائل ہوتا جاتا ہے۔ اور کوئی چیز اسے ایسی نہیں ملتی۔ جو لغو اور بے فائدہ ہو۔

ایک زمانہ ایسا تھا۔ کہ جب علوم کو وہ ترقی حاصل نہ ہوئی تھی۔ جو آج حاصل ہے۔ اور اس زمانہ میں بہت سی اشیاء کو غیر ضروری اور فضول قرار دیدیا گیا تھا۔ مگر آج ان میں سے بہت سی اشیاء کے فوائد معلوم ہو گئے ہیں۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ نہ صرف مفید بلکہ ضروری ہیں۔

خود جسم انسانی کے بعض حصص بھی اب تک زیر بحث تھے کہ انکا جسم انسانی کو کیا فائدہ ہے اور بعض حصص کو اب تک لغو اور بے فائدہ خیال کیا جاتا تھا۔ چنانچہ ورمی فارم پراسس یا زائدہ دودیہ (باریک انتڑیوں کے نیچے ایک چھوٹا سا لٹکا ہوا انتڑی کا ٹکڑا ہوتا ہے) کی علت غائی پر بھی حکماء میں اختلاف تھا۔ اور گو حکماء فلسفیانہ طور پر اس کے مفید ہونے کے قائل تھے۔ لیکن سرجن یا جراح اس کی ضرورت کے منکر تھے۔ اور جب کبھی اس میں ورم پیدا ہو جائے۔ تو بجائے اس کا علاج کرنے کے اسکا کاٹ کر نکال دینا انسب خیال کرتے تھے۔ مگر تحقیقات جدیدہ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ خیال غلط تھا۔ اور ورمی فارم پراسس نہایت مفید اور ضروری حصہ جسم ہے۔ اور ہمارے لئے ہستی باری کا ایک اور ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ کیونکہ کائنات عالم میں جسقدر تحقیق اور بحث کی گئی ہے۔ کوئی چیز لغو ثابت نہیں ہوسکی جو اس بات کا بدیہی ثبوت ہے۔ کہ اس دنیا کی پیدا کرنیوالی اور اسے قائم رکھنے والی کوئی فاعل بالارادہ اور علیم و قدیر ہستی ہے ورنہ اس تمام سلسلہ علل و اسباب میں کسی ایک سبب یا علت کو تو کوئی فضول ثابت کر سکتا۔ مگر جس چیز کو دیکھا جائے۔ وہ جس رنگ میں اور جہاں پیدا کیگئی ہے۔ اسی جگہ اس کا رکھنا اور اسی صورت میں رکھنا ہی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ پس ہستی باری کا یہ ایک ایسا بدیہی ثبوت ہے جسکا انکار زمانہ حال کا مادہ پرست کسی صورت میں بھی نہیں کر سکتا۔

زائدہ دودیہ پر جو تحقیق شائع ہوئی ہے۔ اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

علماء نے رودہ اعور کے حصہ زائدہ دودیہ کے فعل اور اس کی علت غائی کے متعلق بہت کچھ بحث کی ہے۔ لیکن اس بات میں ان کا اتفاق ہے۔ کہ یہ حصہ بھی بدن کا ایک ضروری اور اہم جزو ہے۔ جسکی رعایت و محافظت اشد ضروری ہے۔ ہاں ماہران سرجری اس کے مخالف ہیں۔ اور ان کے نزدیک عندالضرورت اسکا نکالدینا ضروری ہے۔ کیونکہ ان کے خیال میں اسکا عدم اور وجود مساوی ہے۔ لیکن تحقیقات جدیدہ اس موخر الذکر خیال کی بڑے زور سے تردید کرتی ہے چنانچہ ڈاکٹر باریا جو پیرس کی مجلس کے اراکین میں سے ہے لکھتا ہے کہ میرے ذاتی تجارب نے جو میں نے کئی فاضل اطباء کی معاونت سے کئے ہیں۔ ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ حصہ بھی بدن کا ایک اہم جزو ہے۔ اور اسکا فعل رودوں کی حرکت کو درست و منتظم رکھتا ہے۔ جدید تحقیقات سے یہ بات بھی پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے۔ کہ اس رودہ میں وہ سیال مادہ جمع رہتا ہے۔ جس سے امعاء کے پردوں میں ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر یہ سیال مادہ اس رودہ میں موجود نہ ہو۔ تو یہ رودہ اپنے فعل کو سرانجام نہیں دے سکتا۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ امعاء کے فعل کی بدنظمی صحت کی دشمن ہے۔ غرض اس رودہ سے بے اعتنائی کرنا یا اسے نکال دینا حرکت امعاء کے زوال کا موجب ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر مذکور اور اس کے رفقاء نے اس بارہ میں متعدد بار جانوروں پر تجربہ کیا ہے۔ اور بندروں پر اس کا امتحان کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے دو درجن جوان اور تندرست بندر منگوا کر ان میں سے نصف بندروں کے اندر سے یہ حصہ کاٹ کر نکال دیا۔ اور باقی بندروں کو بحال رکھکر سب کو الگ الگ پنجروں میں بند کروا دیا۔ اور سب کو برابر مقدار میں ایک ہی غذا دینے کا انتظام کیا۔ دو دن کے بعد معائنہ کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ رودہ بریدہ بندروں کی انتڑیوں کی حرکت میں کمی آگئی ہے۔ اور ایک ہفتہ کے بعد تو نمایاں فرق پایا گیا۔ اور ان کے قویٰ مضمحل ہونے لگے۔ اور حسب عادت دوڑنے کی سکت نہ رہی۔ بال گرنے لگے۔ آنکھوں کی رنگت بدل گئی۔ اور زبانوں پر جھلی چھا گئی۔ اور نہایت نزار سے ہو گئے۔ اور اس امر میں شبہ کی کچھ گنجائش باقی نہ رہی۔ کہ ان بندروں کی قوت ہاضمہ باطل ہو گئی ہے۔ اور یکسر سخت کمزور ہو گئے ہیں۔ اور باقی بندر جن کے ورمی فارم پراسس نہیں کاٹے گئے تھے۔ بالکل تندرست اور چست رہے۔ اور اب محقق ڈاکٹر کو کامل یقین ہو گیا۔ کہ یہ تغیر محض اس رودہ کے نکالنے کا نتیجہ ہے۔ یہ بھی یاد رہے۔ کہ بندروں کی نسبت انسانی صحت کا مدار حرکت امعاء پر کہیں بڑھ کر ہے۔ کیونکہ غذا انسانوں میں معدہ سے گذر اثنا عشری سے ہوتی ہوئی قولون مرتفع (اسنڈنگ کولن) میں جاتی ہے۔ . . . . یہی وجہ ہے۔ کہ انسانی صحت کا اس زائدہ دودیہ پر بہت کچھ مدار ہے۔ جس سے حرکت امعاء ٹھیک درست اور منتظم رہتی ہے۔ اور چارپاؤں کی غذا قولون میں نہیں جاتی۔ بلکہ الگ ہی گذرتی ہے۔

جانور چونکہ تیز دوڑتے ہیں۔ اسوجہ سے ان کی انتڑیاں جلد فارغ ہو جاتی ہیں۔ اور چونکہ انسانوں کو اسکا نسبتاً کم موقعہ ملتا ہے۔ اس لئے ان کی انتڑیاں کسی قدر دیر سے فارغ ہوتی ہیں۔ فرانسیسی فاضل اطباء نے اسی مسئلہ کے متعلق مکرر بھی کئی ایک تجارب و امتحانات کئے ہیں۔ جن سے ان کی غرض صرف یہ ہے کہ دنیائے طب اس بات سے بے خبر نہ رہے۔ کہ حرکت امعاء ورمی فارم پراسس ہی کا نتیجہ اور اسی پر موقوف ہے۔ چنانچہ انہوں نے باقی بندروں میں سے بھی ایک اور بندر کا یہ حصہ کاٹکر اس سے سیرم (سفید مادہ خون) نکالا۔ اور ان بندروں میں سے ایک میں داخل کر دیا۔ جنکا زائدہ دودیہ کٹا ہوا تھا۔ جس سے اس کی حرکت امعاء خوب تیز ہو گئی۔ اور وہ بھلا چنگا ہو گیا۔

کوئی چھ ہفتہ کے بعد اور چار ماہ کے اندر ان زائدہ دودیہ بریدہ بندروں میں سے تین بندر مر گئے۔ اور باقی بندر سیرم داخل کرنے سے جانبر ہوئے۔ اور جن بندروں کی یہ رودیہ نہیں کاٹی گئی تھی۔ وہ سب کے سب تندرست رہے۔ ان تجارب و امتحانات کی رپورٹ پیرس کی مجلس علماء میں پیش کی گئی۔ جسپر مجلس نے ان کی خوب قدردانی و قدر افزائی کی۔

لیکن بعض فرانسیسی اطباء اس رودہ کے فوائد کو مانتے بھی ہیں۔ تاہم وہ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس کے کاٹنے سے انسان کا مرجانا یقینی نہیں ہے۔ جس کا نمونہ تین بندروں پر مشاہدہ میں آچکا ہے۔ کیونکہ انسان اور ذرائع سے بھی اپنی صحت کی محافظت کر سکتا ہے۔ اور اس صفت میں وہ دیگر حیوانات سے ممتاز ہے۔

یہ فریق اس بات کو بھی تسلیم کرتا ہے۔ کہ یہ جدید تحقیقات اطباء کو عملی رنگ میں اس مسئلہ کی اہمیت کا قائل کر کے چھوڑینگی۔ اور ناچار انہیں تسلیم کرنا پڑیگا کہ بجائے ورم زائدہ دودیہ میں اس حصہ کا کٹوانا ضروری نہیں ہے۔ اور جہاں تک ان کے امکان میں ہوگا۔ آئندہ اسے کٹوانے

کے بغیر طب جدیدہ کے ماتحت کسی اور حیلہ و تدبیر سے اس کا علاج کیا کریں گے۔

اس جگہ اسپات کا ذکر بھی ضروری ہے۔ کہ ڈاکٹر ٹامس نے ثابت کردیا ہے۔ کہ رودہ کے ورم کا اصل سبب ان باریک چھلکدار جھلیوں کی ورم ہے۔ جو اس پر لپٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور جنکا کچھ نہ کچھ حصہ قریباً ہر ایک انسان کو ملا ہوا ہے۔

ڈاکٹر ٹامس بھی اس رودہ کے نکالنے کا مخالف ہے۔ اور علاج بالدوا ہی کو پسند کرتا ہے۔ یہ ڈاکٹر سمجھتا ہے۔ کہ پہلے میرا بھی یہی خیال تھا کہ عارضہ ورم زائدہ رودہ میں زائدہ رودہ کو نکالدینا چاہیئے۔ جیسا کہ عام طور پر طب جدید کا فتوےٰ ہے۔ جس کی بناء اسپات پر ہے۔ کہ حالات مریض کو مدنظر رکھ کر ازالہ سبب کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس ذریعہ سے بہت آسانی سے اور جلد تر مریض صحتیاب ہو سکتا ہے۔ علاوہ اس کے جس عضو کا کوئی فائدہ نہ ہو اسے سرجری کے ذریعہ سے نکالدینا ہی مناسب ہے۔

قادیان میں رہنے کے خواہشمند

اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کہ الفضل کے لئے ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر کی ضرورت ہے۔ جو عربی اور انگریزی دونوں زبانوں کا واقف ہو۔ عمدہ عبارت لکھ سکتا ہو۔ محنتی ہو۔ اخلاص سے کام کرنے والا ہو۔ خریداروں سے بھی تعلق قائم رکھ سکے۔ مضامین کے معیار کے لئے اس سلسلہ کے دو پرچے۔ پیغام اور اس کے بعد کا ایک پرچہ بھیجیں۔ تنخواہ انشاء اللہ معقول دیجاویگی۔ جلد فیصلہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ درخواستیں بہت جلد بنام ایڈیٹر الفضل قادیان آنی چاہئیں۔ دوسرے والے بھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

قصص باطلہ نمبر ۳

مسلمانوں کی بدقسمتی سے جو باطل حکایات مسلمانوں میں مقبول ہو گئی ہیں۔ اور جنکی وجہ سے اسلام کو سخت ضعف پہنچا ہے۔ انہی میں سے یہ قصہ بھی ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھنے والوں میں سے بعض نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ اور جو سراسر باطل ہے۔

وہ لکھتے ہیں۔ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش اسطرح واقعہ ہوئی ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت جبریل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جنت سے ایک سیب لائے۔ آپ نے اُسے نوش فرمایا۔ اور اس سے حضرت فاطمہ پیدا ہوئیں۔ گویا حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا (نعوذ باللہ من ذالک) بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جزو ہونے کے جنت کے ایک سیب سے پیدا ہوئی ہیں۔

اس واقعہ کو اپنی کتب میں درج کرنے والوں نے نہ صرف یہ کہ حضرت فاطمہ کی ہتک کی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جزو ہونے کی بجائے ان کی پیدائش جنت کے ایک سیب سے بتائی ہے بلکہ اسلام کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔ اور دشمنوں کو اس پر ہنسنے کا موقعہ دیا ہے۔ کہ نعوذ باللہ اسلام ایسے دور از عقل خیالات کا پھیلانیوالا ہے۔ اول تو چونکہ اس واقعہ کی تصدیق معتبر تاریخ اور صحیح روایت سے ہوتی ہی نہیں۔ اسلئے مسلمانوں پر اس کی کوئی ذمہ واری نہیں۔ علاوہ ازیں یہ واقعہ اپنا جھوٹا ہونا آپ ثابت کرتا ہے۔ کیونکہ حضرت فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد فوت ہوئی ہیں۔ اور یہ بات ثابت ہے۔ کہ اس وقت آپکی عمر تیس سال کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی تئیس سال تک نازل ہوتی رہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساڑھے چھ سال پہلے پیدا ہوئی تھیں۔ اور احادیث سے یقینی طور سے ثابت ہے۔ کہ بعثت سے پہلے آپ پر حضرت جبریل کا نزول کبھی نہیں ہوا۔ پس جبکہ حضرت جبرئیل کی پہلی ملاقات سے ساڑھے چھ سال پہلے آپ پیدا ہو چکی تھیں۔ تو کیونکر ممکن تھا۔ کہ حضرت جبریل کے لائے ہوئے سیب سے آپ کی پیدائش ہوتی۔ معلوم ہوتا ہے اس قصہ کے بنانے والے کی نظر سے یہ واقعہ چھپا رہا۔ ورنہ اسے کبھی ایسی خلاف عقل و نقل بات بیان کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔

اسی طرح یہ قصہ بھی باطل ہے۔ کہ ہجرت کے وقت جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غار ثور میں تین دن تک چھپے رہنا پڑا تھا۔ تو غار کے منہ پر درخت اگ آیا تھا۔ اور اسی طرح یہ قصہ بھی کہ غار کی پچھلی طرف ایک دروازہ بن گیا تھا۔ اور اس کے پاس جنت کی نہر جاری ہو گئی تھی۔ اسیطرح یہ واقعہ بھی غلط ہے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غار میں سانپ نے کاٹ کھایا تھا۔ لیکن آپ بالکل خاموش رہے۔ اصل واقعہ یہی ہے۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار میں پوشیدہ تھے۔ تو مکہ کے لوگ باوجود سر پر پہنچنے کے اندر گھس کر آپ کی تلاش نہ کر سکے۔ اور اس کے اندر پہلے سے ہی چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں۔ جن کی وجہ سے اندھیرے میں وہ آپ کو نہ دیکھ سکے۔ اور باوجود اسقدر دوڑ دھوپ کے اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت نہ دی۔ کہ ذرا اندر گھس کر تلاش کریں۔ اور دروازہ کے کھلنے اور سانپ کے کاٹنے اور نہر کے جاری ہونے کے واقعات صرف بعد کی ایجادیں ہیں۔

ہر ایک مسلمان کے یاد رکھنے کی باتیں!!!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اگر لوگ اذان اور صف اول کے ثواب کو جانتے۔ اور پھر وہ دیکھتے۔ کہ یہ ثواب قرعہ کے بغیر نہیں ملسکتا۔ (یعنی دعویداروں کی کثرت کی وجہ سے قرعہ ڈالنا پڑتا) تو قرعہ ڈلواتے۔ اور اگر ان کو معلوم ہوتا۔ کہ اول وقت میں نماز ادا کرنے میں کتنا ثواب ہوتا ہے۔ تو اس کے لئے بہت جلدی کرتے اور اگر جانتے کہ عشاء اور صبح کی جماعت میں شامل ہونے سے کتنا اجر عظیم ملتا ہے تو خواہ گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ آنا پڑتا۔ ضرور شامل ہونے کی کوشش کرتے

رسول اللہ کی آواز سب جھگڑوں کیلئے کافی تھی

حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدفعہ دو لڑنیوالوں کی آواز سنی۔ جو بہت اونچی آواز سے لڑ رہے تھے۔ ایک ان میں دوسرے سے کچھ قرضہ کی معافی چاہتا تھا۔ اور نرمی کا خواہان تھا۔ اور دوسرا کہہ رہا تھا۔ کہ خدا کی قسم میں ایسا نہیں کرونگا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ کہ وہ شخص کہاں ہے۔ جو خدا کی قسم کھا رہا تھا۔ کہ میں نیکی نہیں کرونگا۔ (قرضدار سے نرمی نہیں کروں گا) وہ شخص بولا۔ کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ یہ جو چاہتا ہے وہ مجھے منظور ہے۔

دعوت الی الخیر

واعظوں کے ذریعہ سے تبلیغ

علاوہ اس تبلیغ کے جو ٹریکٹوں اور خطوں کے ذریعہ سے جاری ہے۔ واعظوں کا بھی ایک باقاعدہ انتظام ہے۔ جو ملک کے مختلف گوشوں میں سلسلہ کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

ضلع گورداسپور جو قادیان کا ضلع ہونے کے لحاظ سے اس بات کا خاص مستحق ہے۔ کہ اس میں خاص طور پر تبلیغ کی جائے اور کم سے کم یہ ضلع سارا کا سارا ہی صداقت سلسلہ کو قبول کرے۔ اس کی دو تحصیلوں میں احمدیت کا بالکل ذکر ہی نہ تھا۔ یعنی پٹھانکوٹ اور شکر گڑھ۔ یہ دو تحصیلیں ہماری جماعت سے بالکل خالی ہیں۔ اور صرف دو دو چار چار آدمی ان میں اس سلسلہ کو ماننے والے ہیں۔ اس لئے ان کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے۔ چنانچہ انجمن ترقی اسلام کی طرف سے ایک واعظ تحصیل پٹھانکوٹ اور ایک تحصیل شکر گڑھ کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور یہ دونوں واعظ مدرسہ احمدیہ کے اس سال کے نکلے ہوئے دو طالب علم مولوی عبد الرحمن۔ اور مولوی احمد بخش ہیں۔ مولوی احمد بخش تحصیل پٹھانکوٹ میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور مولوی عبد الرحمن تحصیل شکر گڑھ میں۔ گو یہ دونوں تحصیلیں خاص طور پر سخت ہیں۔ کیونکہ ایک تحصیل میں جہالت بہت ہے اور دوسری میں دنیاوی کشائش کی وجہ سے دین سے سخت بے پرواہی ہے۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین چار آدمی جماعت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ لوگوں کے دلوں سے نفرت دور ہو کر ان کو سلسلہ سے دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔

تیسرے مبلغ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منشی فاضل و مولوی فاضل ہیں۔ جو ضلع گوجرانوالہ اور گجرات میں مقرر ہیں اور ان کا بڑا کام سر دست ان اضلاع کی احمدیہ انجمنوں کو مضبوط کرنا اور ان کو اپنے ضلعوں کے مرکز کے ماتحت کرنا ہے ضلع گوجرانوالہ کا کام ختم ہو گیا ہے۔ مگر ضلع گجرات کا کام شروع ہے۔

چوتھے مبلغ میاں عبد الصمد صاحب ہیں۔ جو یو۔ پی کے ضلع ہمیر پور میں نہایت مستعدی سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ یہ ضلع خاص طور پر آریوں کے اثر کے نیچے ہے۔ اور پچھلے دنوں اسبات کے معلوم ہونے پر کہ وہاں گاؤں کے گاؤں آریہ ہونے پر تیار ہیں۔ میاں عبد الصمد کو وہاں مقرر کیا گیا تھا۔ اس ضلع میں بارش کی کثرت کی وجہ سے راستے اکثر خراب اور تکلیف دہ رہتے ہیں۔ اور ریل بہت کم جگہ پر جاتی ہے مگر باوجود اس تکلیف کے اور بڑھاپے کی عمر کے میاں عبد الصمد نہایت محنت سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ اور پیدل کل ضلع کا دورہ کر رہے ہیں۔ ایک حصہ میں پھر چکے ہیں اور دوسرے حصہ کا پروگرام ترتیب دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ جہاں جہاں وہ پھرے ہیں۔ آریوں کو سخت شرمندگی اٹھانی پڑی ہے۔ اور بجائے سامنے ہو کر مقابلہ کرنے کے پیٹھ پیچھے "تکلیف دینے کے عادی ہو رہے ہیں۔ اور مردانہ مقابلہ کی بجائے پولیس میں جھوٹی رپورٹیں دیکر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مگر افسران پولیس اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوب آگاہ ہیں۔ اور چونکہ خود ان کے لکچر سنکر اندازہ لگا چکے ہیں۔ کہ وہ ہرگز کسی مذہب پر حملہ نہیں کرتے۔ اس لئے ان رپورٹوں کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ سناتن دھرمی لوگ بڑے شوق سے مولوی صاحب کے وعظ میں حصہ لیتے ہیں۔ اور چونکہ وہ بھی آریوں کے ہاتھوں تنگ ہیں اس لئے ہمارے مبلغ کی آمد کو نعمت غیر مترقبہ خیال کرتے ہیں۔ اس علاقہ میں تبلیغ سلسلہ بھی خوب کرتے ہیں۔ اور ان کے تازہ خطوط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب لوگ سلسلہ سے دلچسپی ظاہر کر رہے ہیں اور بعض لوگ بیعت پر بالکل تیار ہیں۔ انکا آخری خط موضع گھسیا رہیں وعظ کرنے کے متعلق آیا ہے۔ جہاں کے باشندے مسلمان راجپوت ہیں۔ اور دین کا شوق رکھتے ہیں۔ ان لوگوں نے آپکا وعظ سنکر آپ کو کچھ دنوں کے لئے وہیں ٹھہرنے کے لئے بہت زور دیا۔ لیکن مجبوری ظاہر کرنے پر مشایعت کے طور پر گاؤں سے دور تک ساتھ آئے۔ اور پھر آنے کا وعدہ لیا۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ بعض لوگ حسب رواج صوفیہ بات سنکر مبلغ کے ہی ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور خط کے ذریعہ بیعت کرنے کو جب کہا جاتا ہے۔ تو سستی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے ایسے لوگوں کے تقرر کا حکم دیا ہے۔ جو مختلف جگہوں پر لوگوں سے بیعت لیں۔ لیکن بعض نے غلط فہمی سے ان لوگوں کو خلفاء کا قائمقام خیال کر لیا۔ حالانکہ خلافت کا ذکر او رنگا ہے اس قسم کی بیعت لینے والا اور گروہ ہے۔ اور خلیفہ اور ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ آہستہ آہستہ ان لوگوں کو خط کے ذریعہ بیعت کرنے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ اور بہت لوگ قریب ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ

پانچویں مبلغ میاں سعید الحسن صاحب بہاری ہیں۔ یہ صاحب بہار کے علاقہ میں تبلیغ کے لئے مقرر ہیں۔ اور نہایت اخلاص سے اپنے کام میں مشغول ہیں پچھلے دنوں بوجہ بیماری کے قادیان کے شوق سے قادیان آ گئے تھے۔ اب پھر واپس چلے گئے ہیں۔ مگر چونکہ ابھی طبیعت کمزور تھی۔ جالندھر میں تپ کی وجہ سے اترنا پڑا۔ وہاں ان کے کچھ رشتہ دار تھے۔ جنکو تبلیغ کی گئی۔ ایک مولوی فاضل صاحب مباحثہ کیلئے بلوائے گئے۔ اور دونوں کا مباحثہ کروایا گیا۔ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کے خلاف ختم نبوت کا عذر پیش کیا۔ لیکن جب ان کو بتایا گیا کہ آپ بھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کے آنے کے قائل ہیں۔ اگر کہو کہ جب وہ دوبارہ آئیگا۔ تو امتی ہوگا۔ تو بتایئے کہ قرآن شریف میں جو یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ وہ رسول ہے۔ اس آیت کو اسوقت مسیح بھی اور اس کے ساتھی بھی کسطرح پڑھیں گے۔ اور اس کے کیا معنے کئے جائیں گے۔ تو مولوی صاحب بہت گھبرا گئے۔ اور آخر گالیوں پر اتر آئے جس پر لوگوں نے ملامت کے بعد ان کو رخصت کر دیا۔

چھٹے واعظ مولوی عبد الواحد صاحب ہیں۔ جو برہمن بڑیہ ملک بنگال میں تبلیغ کرتے ہیں۔ نہایت نیک اور قابل قدر آدمی ہیں۔ ان کی کوشش سے وہاں قریباً پانچسو آدمی سلسلہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ اور لوگ بھی متوجہ ہو رہے ہیں۔ اس ہفتہ بھی ایک آدمی نے وہاں سے بیعت کی ہے۔ اور اور بہت سے آدمیوں نے آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ غیر احمدیوں نے آپ کے اثر سے لوگوں کو جلد جلد احمدیت قبول کرتے دیکھ کر آپ کا سخت مقابلہ شروع کر دیا ہے۔ اور سخت تکلیف دینے لگ گئے ہیں کچھ مولوی بلوا کر جماعت کے خلاف لوگوں کو بھڑکا یا بھی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے ان لوگوں کا فتنہ ہمارے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ انشاء اللہ

بنگال کی رغبت کو دیکھ کر ایک وفد بنگال بھیج دیا گیا ہے۔ جس میں ایک مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے بنگالی اور حافظ روشن علی صاحب ہیں۔ یہ وفد بڑے بڑے شہروں کا دورہ کر کے انشاءاللہ جلسہ سالانہ تک واپس آ جائیگا۔ دوسرا وفد حیدر آباد بھیجا گیا ہے۔ جس میں . . . . . . مولوی سید سرور شاہ صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب ہیں۔ جو انشاءاللہ ایک یا ڈیڑھ ماہ وہاں تبلیغ کر یگا۔ اور

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمھدیؑ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ تیسواں - سورۃ البلد

مورخہ ۳۰ - جون ۱۹۱۴ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نبیوں کے مخالف بھی کوئی عجیب بدفطرت انسان ہوتے ہیں - دنیا کی ہر بُرائی اور بدی کو دیکھکر تو ان کو جوش نہیں آتا - لیکن انبیاء کی پاک تعلیم اور ان کی بہتر اور بے داغ زندگی کو دیکھکر آپے سے باہر ہوجاتے ہیں - یہ لوگ شہروں میں محلوں کے محلے کنچنیوں کے دیکھتے ہیں - اور بڑے آرام اور اطمینان سے ان کے پاس سے گزر جاتے ہیں - ان کے دل میں یہ خیال بھی کبھی پیدا نہیں ہوتا - کہ ان کو نکال دینا چاہیئے - لیکن جب کوئی خدا کا پیارا بندہ ان میں داخل ہوتا ہے - یا وہ اس کو کہیں دیکھ پاتے ہیں - تو اس کو ستانا اور دکھ دینا شروع کردیتے ہیں - بڑے بڑے فحش اور گندے افعال کے مرتکب لوگ ان سے ملتے جلتے ہیں - اور ان کے ملنے سے نہ ان کی پیشانی پر بل پڑتا ہے - اور نہ ہی ان کو جوش آتا ہے - مگر اللہ کی طرف سے سچائی اور نیکی پہنچانے والے کو دیکھکر لڑنے کو تیار ہوجاتے ہیں - چور - ڈاکو - غدار - خائن - زانی فاسق - فاجر - حاسد اور دیگر ، وروں پر ظلم وستم کرنے والے بھی انہیں شہروں میں رہتے ہیں جہاں وہ رہتے ہیں - اور یہ بڑی خوشی سے ان سے ملاقاتیں کرتے - دوستانہ تعلقات قائم کرتے ہیں - دعوتیں کرتے - ان کی مجلسوں میں بیٹھتے اور اپنی مجلسوں میں ان کو بٹھاتے ہیں - اور ان کی خباثت اور پلیدی کی طرف کبھی انہیں خیال بھی نہیں آتا - لیکن اگر ان کو جوش آتا ہے - اور ان کی غیرت کی آگ بھڑکتی ہے - تو خدائے تعالیٰ کے صالح بندوں اور برگزیدوں کو دیکھکر - اسی زمانہ کو دیکھ لو - حضرت مسیح موعود علیہ السلام امرتسر گئے اور کیوں گئے - اسلام کی سچائی اور خدائے تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے کے لیئے مگر ہزاروں بدفطرت لوگ پتھر لیکر مارنے کے لیئے کھڑے ہوگئے - اور دُکھ دینے میں جس قدر ان سے ممکن تھا انہوں نے اپنا زور لگایا - حتیٰ کہ پولیس کو بھی فکر پڑگئی - اور حضرت صاحب کو بند گاڑی میں بٹھا کر پولیس کی حفاظت میں لیکچر گاہ سے روانہ ہونا پڑا - مجھے خوب یاد ہے - کہ ایک شخص موٹا ڈنڈا ہاتھ میں لیئے ہوئے حضرت صاحب کے قریب ہی دیوار سے لگ کر کھڑا ہوا تھا اور بظاہر کوئی شریر معلوم بھی نہ ہوتا تھا - چونکہ پولیس گاڑی کو حلقے میں لیئے ہوئے تھی - اس لیئے وہ چپکا کھڑا رہا - لیکن ایک دفعہ جو اسکو تھوڑا سا موقع ملا - تو وہ بے تحاشا گاڑی کی طرف بھاگا - اور زور سے ڈنڈا مارا - لیکن چونکہ شکرم کا دروازہ کھلا تھا اور دوسرے لاہور کے غلام محمد صاحب اس کے آگے آگئے - اسلیئے اس کا وار شکرم کے دروازے پر پڑا -

ابھی چند دنوں کا واقعہ ہے - کہ احمدیوں پر حملہ کیا گیا - اور انہیں دُکھ دیا گیا ہے - ایک دوست سُناتے ہیں - کہ جب لڑائی شروع ہوئی - تو ایک احمدی کا ملازم جو کہ غیر احمدی تھا - ادھر اُدھر بھاگتا پھرے - کہ مجھے کوئی سوٹا ملجائے - تاکہ میں بھی لڑائی میں شریک ہوکر شہید ہوسکوں - پھر جب اسے کوئی سوٹا نہ ملا - تو کہنے لگا - کہ جہاد پر جانے والوں میں سے کسی کے سوٹے کو ہی میرا ہاتھ لگ جائے - تاکہ مجھے بھی ثواب ہوجائے - یہ آدمی خود خبیث تھا اور کئی قسم کی برائیوں میں مبتلا تھا - اور اس کا شریروں اور بدمعاشوں سے تعلق تھا - لیکن ان کو دیکھ کر اس کو کبھی جوش نہ آیا - اور جوش آیا - تو احمدیوں پر آیا -

پانچ چھ ماہ ہوئے کہ ملتان میں احمدیوں کا جلسہ ہُوا تھا - جہاں مَیں بھی گیا تھا جب لیکچر شروع ہُوا - تو مخالف مولویوں نے شور مچانا شروع کردیا - اور لوگوں کو چلے جانے کے لیئے کہنے لگے - لیکن پولیس انسپکٹر نے ان کو ہٹا دیا - جب ہٹ گئے - تو انہوں نے اس طرح کرنا شروع کیا - کہ چند آدمی ان کی طرف سے لیکچر سُننے کے بہانے مجلس میں آکر بیٹھ جاتے - اور لوگوں کو کہتے کہ تم کو شرم نہیں آتی - کفر کی باتیں سنتے ہو - اسی طرح کچھ اُٹھکر چلے جاتے اور کچھ اور آجاتے - مَیں نے ان کو مخاطب کرکے کہا - کہ کبھی تم نے کسی مولوی کو دیکھا ہے - کہ کنچنیوں کے گھر جانیوالے زانی لوگوں کو یا تھیئیٹر میں شریک ہونے والوں کو اس نے منع کیا ہو - یا کنجروں کے دروازے پر کھڑے ہوکر آنے والوں کو وعظ تلقین کی ہو - کہ یہ بُرا کام ہے - اسلیئے تم اپنا روپیہ ضائع نہ کرو - لیکن آج خدا کی باتوں کے سُننے سے لوگوں کو روکتے ہیں - تو دنیا کے بدترین گندے اور شیطان مجسم لوگوں کے ساتھ تو ان لوگوں کی دوستی اور محبت ہوتی ہے - مگر سچائی کی تعلیم دینے والے - بدیوں اور فسق وفجور سے بچانے والے اور خدائے تعالیٰ کے احکام سنانے والے ان لوگوں کی نظروں میں ایسے گندے (نعوذ باللہ) دکھائی دیتے ہیں - کہ ان کو ان کے مقابلہ میں غیرت آجاتی ہے - مکہ ایسا محفوظ مقام جہاں کسی چھوٹے سے چھوٹے اور حقیر سے حقیر جانور کے مارنے کو بھی جائز نہیں سمجھا جاتا - جہاں درخت تک کاٹنا منع ہے - وہاں اگر کوئی ایسی جان ہے جو محفوظ نہیں رہ سکتی - تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے - وہ خاتم النبیین اور خدا کے سب سے بڑے نبی کی جان ہے - ان کے لیئے ایک چھوٹے جانور کو مارنا تو جائز نہیں لیکن ایک نبی کو اور سب سے عظیم الشان نبی کو مارنا ان کے لیئے جائز ہے - بھلا کسی کو یہ خیال بھی آسکتا ہے - کہ ایسے خبیث اور بدباطن لوگوں میں روحانیت کا ایک

ذرہ بھی باقی ہوگا - ہرگز نہیں۔

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم اس شہر کی جو حرمت والا ہے۔ قسم کھاتے ہیں۔ اور اس کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ کہ ہم اس کی حرمت کا بھی کوئی خیال نہیں کرینگے۔ یعنی یہ شہر جس کی حضرت ابراہیم ؑ ایسے عظیم الشان نبی نے بنیاد رکھی تھی۔ اور جس کو حضرت اسمٰعیل ؑ ایسے خدا کے پیارے انسان نے اپنے ہاتھوں بنایا تھا۔ یہ واقعی بڑی عزت اور حرمت والا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب تم اتنی شرارتیں کروگے۔ تو ہم ان باتوں کا بھی خیال نہیں کرینگے۔ اور تم کو جو اس شہر میں رہتے ہو۔ تباہ کر دینگے۔

وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ اور تجھے ایذا دینا یہاں حلال خیال کیا جاتا ہے۔ اور تجھے یہ لوگ تکلیفیں اور دکھ دیتے ہیں اسلئے ہم اس شہر کی حرمت کا بھی خیال نہیں کرینگے۔ اور ان کو تباہ کر دینگے۔

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ اور ہم ان بڑے بڑے سرداروں اور رعایا کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ کہ ہم کسی کی پرواہ نہیں کرینگے۔ اور ان کو ہلاک کر دینگے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝ کیا ان کو پتہ نہیں۔ کہ ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اور اس میں بڑھنے اور ترقی کرنے کی طاقتیں رکھی ہیں۔ اور اس کو بڑی محنت مشقت کرنے والا بنایا ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ تن آسانیوں میں پڑکر ہمارے حضور درجہ حاصل کرلیں۔ لیکن کبھی ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہمارے حضور ہمیشہ محنت اور مشقت کرنے والے ہی بڑھا کرتے ہیں۔

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝ کیا انہیں یہ خیال ہے۔ کہ ہم بڑے بڑے سردار ہیں۔ اور ہماری بڑی طاقتیں ہیں۔ اس لئے ہمیں کون بگاڑ سکتا ہے۔ اور کون ہم پر قابو پا سکتا ہے۔ لیکن یہ نہ سمجھیں۔ ہم رسول کی خاطر سب کو تباہ کر دینگے۔

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ وہ کہتا ہے۔ کہ میں نے اس رسول کے مقابلہ میں بڑا مال خرچ کیا ہے۔ اس لئے مجھے فائدہ پہنچیگا۔ کفار غلاموں کو روپیہ دیکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے پر مقرر کر دیا کرتے تھے۔

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جس آدمی نے ہمارے رسول کے مقابلہ میں روپیہ خرچ کیا ہے۔ کیا وہ خیال کرتا ہے۔ کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں اس کو تو خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ کہ اس نے کس نیت اور کس غرض کے لئے روپیہ خرچ کیا ہے۔ جس بات کو کوئی دیکھنے والا نہ ہو۔ وہ ممکن ہے۔ کہ کوئی فائدہ دے سکے۔ لیکن جہاں ایک علیم و خبیر ہستی دیکھ رہی ہو۔ جو کہ پوشیدہ سے پوشیدہ نیتوں کو جانتی ہے۔ وہاں کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا

مثلاً ایک آدمی پولیس میں سے کوئی کام لینے کے لئے اس کو رشوت دے۔ تو وہ اس حالت میں تو شاید کوئی کام کر دے۔ جبکہ اس کے روپیہ لینے کی خبر دوسرے کو نہ ہو۔ لیکن جب دوسرے کو پتہ لگ جائے۔ تو روپیہ دینے والا خواہ یہ کہتا ہی رہے۔ کہ میں نے اس کام کے لئے بہت سا روپیہ دیا ہے۔ پھر بھی وہ کام نہیں کریگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ کفار ہمارے رسول کے مقابلہ میں روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہمیں اس سے فائدہ ہوگا۔ کیونکہ جو کچھ ہماری غرض ہے۔ اس کو کوئی نہیں جانتا۔ لیکن ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ہم ان کی سب باتوں کو دیکھ رہے ہیں۔ انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان بے شرموں کو اتنی بھی حیا نہیں آتی۔ کہ ہم نے کس قدر اعلیٰ درجہ کا ان کو بنایا ہے۔ ان کو آنکھیں دی تھیں اس لئے ان کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ ان سے دیکھتے۔ کہ ہم اپنے رسول سے کیا کیا سلوک کر رہے ہیں۔

وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝ اور پھر زبان اور دو ہونٹ بنائے۔ تاکہ اگر کوئی بات ان کو سمجھ نہ آئے۔ تو زبان کے ذریعے پوچھ لیں۔

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝ اور پھر راہ نمائی کی ہم نے دو راہوں کی طرف۔

نجد - (۱) وہ راستہ جو اونچائی کی طرف جائے۔ (۲) فراخ رستہ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ انسان کو ہم نے دو سڑکیں بتا دیں۔ ایک نیکی کی سڑک اور دوسری بدی کی۔ یعنی ان دونوں کا علم انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک چھوٹا بچہ بھی اگر جھوٹ بولے۔ اور اس کو کہا جائے۔ کہ تم نے جھوٹ بولا ہے۔ تو وہ شرمندہ ہو جاتا ہے۔ جو کہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اس کی فطرت غلطی کو محسوس کرتی ہے۔ تو فطرت میں یہ بات ہے۔ کہ وہ خیر اور شر کو پہچانتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے انسان کو ہدایت دی۔ تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے۔ پھر آنکھیں۔ زبان۔ اور ہونٹ دیئے۔ پھر اس کو نیکی اور بدی میں پہچان کی طاقت دی۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ اتنے انعامات کے ہوتے ہوئے یہ نیک کام کرتا۔ لیکن یہ ایسی بے حیائی کرتا ہے کہ ہماری طرف سے جو اس کو نیکی کی طرف بلاتا ہے۔ اس کی بات نہیں مانتا اور اُلٹا اس کو دُکھ دیتا ہے۔ اور شرارتوں اور بدکاریوں میں پڑکر ہماری باتوں کا انکار کر دیتا ہے۔ حالانکہ اس کو اپنی فطرت بھی ان بدکاریوں کی وجہ سے ملزم ٹھہراتی ہے۔ لیکن پھر بھی یہ اپنی اصلاح نہیں کرتا۔ اور شرارتوں میں ہی بڑھتا جاتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح الثانی و الملہم مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ تیسواں ۔ سورۃ البلد ۔ بقیہ رکوع اول

(گذشتہ سے پیوستہ)

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ پس نہ بیٹھا گھاٹی میں یا نہ چڑھا گھاٹی پر۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اور کیا تو نہیں جانتا کہ گھاٹی پر چڑھنا کیا ہے۔ گھاٹی پر چڑھنا گردن کا چھوڑانا ہے۔ یعنی کسی کو مشکلات اور مصائب سے بچانا ہے۔ قرضدار کو امداد دینا۔ مظلوم کو ظالم کے پنجے سے چھڑانا۔ قیدی کو قید خانے سے رہا کروانا۔ فک رقبہ ہے ۔

اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ یا کھانا کھلانا کسی آدمی کو بھوک والے دن یعنی ایسی حالت میں کسی کو کچھ دینا جبکہ خود بھی ضرورت ہو۔ صحابہ کرام میں ایسی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ ایک صحابی لکھتے ہیں کہ ایک جگہ اسلامی لشکر میں میرا چچازاد بھائی زخمی ہو کر زمین پر گر پڑا۔ چونکہ سخت گرمی کا موسم تھا۔ اسلئے میں پانی لے کر اس کے پاس گیا تاکہ اس کو پانی پلاؤں۔ اس کو بھی سخت پیاس لگی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے پاس ہی ایک اور زخمی پڑا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ پہلے اس کو پانی پلاؤ۔ جب میں اس کے پاس گیا۔ تو اس نے ایک اور آدمی کیطرف جو کہ زخمی پڑا ہوا تھا۔ اشارہ کر کے کہا کہ اس کے پاس لے جاؤ۔ جب میں اس کے پاس پہنچا تو اس کا روح قفس عنصری سے پرواز کر چکا تھا اس لئے میں دوسرے آدمی کے پاس آیا تو وہ بھی وفات پا چکا تھا اور پھر جب میں اپنے بھائی کے پاس آیا۔ تو وہ بھی فوت ہو چکا تھا یہی وہ صدقہ ہوتا ہے۔ جو واقعی انسان کو خدا تعالیٰ کے حضور پہنچاتا ہے۔ یوں کسی کو وہ چیز دینا جو اپنے کھانے سے بچ رہے یا جو اپنی ضروریات سے زائد ہو اتنی مفید نہیں ہو سکتی ۔

يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ کس طرح کا صدقہ دینا مفید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یتیموں اور قرابت داروں کو دینا۔ اور ایسے مسکین کو دینا جو کہ بھوک کی وجہ سے زمین پر پڑا ہوا ہو۔

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر اس طرح صدقہ دینے کے ساتھ ایمان بھی مضبوط ہو۔ بعض لوگ تعلقات کی وجہ سے یا لوگوں کو دکھانے کے لئے قربانیاں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں ایسا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ کامل طور پر مومن ہو کر خدا تعالیٰ کے لئے صدقہ دینا چاہیئے ۔

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ اور پھر ایسا مومن ہونا چاہیئے۔ جو کہ ایک دوسرے کو نصیحت کرے صبر کی اور نصیحت کرے رحم کی ۔ ایک ایسا شخص ہوتا ہے جو کہ مصیبت کے وقت گھبرا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کو ایسا ہونا چاہیئے کہ نہ صرف مصیبت کے وقت خود صبر کرے بلکہ دوسروں کو بھی صبر اور رحم کی نصیحت کرے ۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ بے شک یہ لوگ خدا تعالیٰ کے ہاں برکتوں اور عزتوں والے ہیں۔ بڑے بڑے لوگوں کے ہاں جن کی عزت اور توقیر ہوتی ہے انکو وہ داہنی جانب بٹھاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ بھی اپنی پیارے بندوں کو داہنی طرف بٹھائیگا ۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝ اور وہ لوگ جنھوں نے ہمارے نشانوں کا انکار کیا یعنی کافر ہوئے۔ انکو بڑے بڑے درجے نہیں دیئے جائینگے بلکہ ذلیل کئے جائیں گے۔ اور انکے اوپر آگ ہوگی دروازے بند کئے ہوئے ۔ مکانوں میں جو چمنیاں لگی ہوتی ہیں۔ اگر ان کے آگے کپڑا رکھ کر انکو بند کیا جائے تو آگ بہت زیادہ بھڑک اٹھتی ہے۔ اسی طرح کفار کو آگ میں داخل کر کے دروازے بند کر دیئے جائینگے تاکہ آگ بھڑک کر ان کو بھسم کر دے ۔

سورۃ الشمس ۔ رکوع اول

۲۲ ۔ جون ۱۹۱۴ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

انسان بھی اپنے اندر بڑے بڑے کمالات رکھتا ہے ایک طرف تو وہ ایسا کمزور اور ضعیف ہے کہ ایک منٹ میں اس کی جان نکل جاتی ہے۔ کئی نطفے ہی ضائع ہو جاتے ہیں کئی رحموں میں ہی قرار نہیں پاتے اور گر جاتے ہیں کئی باہر نکل کر بیمار رہ کر جلدی ہی مر جاتے ہیں۔ اور کئی جو بڑی عمر پاتے ہیں وہ ادنیٰ اور عار انسانیت زندگی میں گذارہ کر کے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ اور کئی ایسے ایسے گندے کام کرتے ہیں کہ گویا ان کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ انسان ہوتا ہی کیا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ایک انسان ایسے کمالات اور ترقیات بھی حاصل کرتا ہے کہ خدا تعالےٰ کا محبوب ہو جاتا ہے۔ انسان گرتا ہے تو ایسا گرتا ہے کہ اس کو دیکھ کر شرم آتی ہے۔ لیکن جب بلند ہوتا ہے تو ایسا بلند ہوتا ہے کہ خالق کون و مکان

کا محبوب اور پیارا بنجاتا ہے۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے انسانی ترقیات اور تنزل کا ذکر بیان فرمایا ہے۔ کہ کس طرح انسان ترقی کر کے اعلےٰ مدارج حاصل کر لیتا ہے۔ اور کس طرح تنزل کرتا کرتا تباہی اور ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ اسباب کے بواعث ذرائع اور حدود بھی بیان فرمائے ہیں۔ اور سورج کی ایک مثال انسان کے لئے پیش فرمائی ہے ٭

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۙ سورج کی روشنی کو دیکھو کیسی تیز ہے۔ اور کس طرح کل دنیا کو ایک آن واحد میں روشن کر دیتی ہے اور یہ سورج چھپی سے چھپی جگہوں اور پوشیدہ سے پوشیدہ مقاموں تک روشنی پہنچاتا ہے پھر انسان سردیوں میں ٹھٹھرتے ہیں تو اسی سورج کی گرمی سے گرم ہوتے ہیں۔ لوگ چراغ لیمپ اور بجلی وغیرہ سے روشنی کرتے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ دس بیس سو پچاس گز تک روشنی پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن ایک لیمپ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ جو کہ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک یکدم روشنی پہنچا دیتا ہے۔ اس کے رستہ میں پہاڑ دیواریں اور کئی طرح کی رکاوٹیں آتی ہیں۔ لیکن کوئی چیز اس کی روشنی کو روک نہیں سکتی۔ دن کو اگر کوئی آدمی دروازہ بند کر کے بھی گھر میں بیٹھ رہے تو بھی دروازے کے باریک درز یا باریک سوراخوں سے کچھ نہ کچھ روشنی پہنچتی ہی رہتی ہے۔ اسی طرح اس کے مقابلہ میں بعض انسانوں کے نفس سورج کی مانند ہوتے ہیں۔ جن کے کلام سے باتوں سے۔ دیکھنے سے اور ملنے جلنے سے دوسرے انسان روشن ہو جاتے ہیں۔ اور جس طرح سورج تاریکیوں اور ظلمتوں کو مٹا کر ہر جگہ کو روشن کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایسے نفس انسانوں کو ایسے کمالات تک پہنچا دیتے ہیں کہ وہ روشن ہو کر تمام تاریکیوں کو مٹا دیتے ہیں اور پھر آپ ہی روشن نہیں ہوتے۔ بلکہ اوروں کو بھی روشن کرتے ہیں ٭

وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۙ اور جس طرح چاند سورج کے سامنے ہونے کی وجہ سے روشن ہوتا ہے۔ اور پھر زمین کو روشن کرتا ہے ایسی طرح روشن نفس انسانوں کے جو لوگ تبع ہوتے ہیں۔ وہ بھی روشن ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں اسقدر استعداد پیدا ہو جاتی ہے کہ دوسروں کو روشن کرتے ہیں ٭

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۙ اور دن کی قسم جب کہ وہ سورج کو روشن ظاہر کرتا ہے دن تو سورج کی وجہ سے ظاہر ہوتا ہے تو یہاں یہ کیوں فرمایا کہ دن سورج کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو سورج کی روشنی کا علم دن کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ اگر سورج کا اثر دنیا پر نہ پڑے تو کسی کو کیا معلوم ہو کہ سورج ہے یا نہیں۔ اور چونکہ سورج کے دنیا پر اثر پڑنے کا نام ہی دن ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے سورج کی روشنی کی نسبت دن کی طرف فرمائی ہے۔ کیونکہ جتنا دن روشن ہوتا ہے اُتنا ہی پتہ لگتا ہے کہ سورج روشن ہے ٭

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض انسان نہار کی طرح ترقی کرتے ہیں۔ جس وقت دن چڑھتا ہے۔ تو لوگ غفلتوں اور آرام کو چھوڑ کر کام کاج میں لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح جب روحانی دن چڑھتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک پاک بندہ آکر سورج کی طرح لوگوں کو روشن کر دیتا ہے۔ تو لوگ غفلتیں اور راحتیں چھوڑ کر لوگوں کی اصلاح اور ان کو سیدھا راستہ بتانے میں لگ جاتے ہیں۔ پہلے لوگوں کے قوٰے غفلتوں میں پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن پھر ان میں ایسی چستیاں آجاتی ہیں کہ غافل سے غافل اور سست سے سست لوگ بھی حرکت کرنے لگ جاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اہل عرب کیسے سوئے ہوئے تھے مگر آپ کے آنے سے وہی قوم ایسی چست اور چالاک ہو گئی کہ سب ملکوں کی فاتح بن گئی اور مغرور سے مغرور حکمرانوں کو بھی ان کے آگے جھکنا پڑا۔ اسی طرح اس زمانہ کو دیکھ لو کہ لوگ کیسی سستی اور کاہلی میں پڑے ہوئے تھے۔ بھولے سے بھی کسی کو دین کا خیال نہ آتا تھا دنیا کے کاموں میں ایسے منہمک تھے کہ خدا کو بالکل چھوڑ چکے تھے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ کے آنے پر ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی۔ کہ جس نے دین کے لئے ہر ایک چیز کو مال کو۔ دولت کو۔ رشتہ داروں کو دوستوں کو چھوڑ دیا۔ اور دین کے پھیلانے کے لئے وزرات کو شاں ہے ٭

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۙ اور رات کی قسم۔ جس وقت کہ وہ ڈھانپ لے ٭ بعض لوگوں کو بڑی بڑی ٹھوکریں لگتی ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ بعض ایسے لوگوں میں جو کہ خدا تعالیٰ کی چنی ہوئی جماعت میں ہوتے ہیں کمزوریاں اور غلطیاں دیکھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ کیوں ان میں غلطیاں ہیں جبکہ یہ ایک پاک جماعت میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس طرح رات آجاتی ہے اسی طرح انسانوں پر بھی غفلتیں آتی ہیں۔ وہ چونکہ روحانی سورج سے پوشیدہ ہو جاتے ہیں۔ اسلئے اُنپر غفلت چھا جاتی ہے حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ایک صحابی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ حضور میں منافق ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ نے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ جب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوتا ہوں تو مجھے دوزخ اور بہشت سامنے نظر آتا ہے اور خدا تعالیٰ میں اور مجھ میں کوئی پردہ نہیں رہتا۔ لیکن جب میں گھر جاتا ہوں تو یہ حالت نہیں رہتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ منافق ہونا نہیں۔ اگر اسی طرح ہر وقت تمہارا حال رہے تو تم پاگل ہو جاؤ۔ تو جس طرح رات کا پردہ دن پر پڑ کر لوگوں کی توجہ کو کاروبار اور دیگر اشغال سے ہٹا دیتا ہے۔ اسی طرح دنیا کی ضروریات اور اشتغال بھی انسان پر ایک وقت ایک غفلت کا پردہ ڈال دیتے ہیں۔ لہٰذا ایک وقت میں وہ خاص توجہ ہٹ جاتی ہے۔ کیونکہ اگر ہر وقت ایک ہی حالت رہے تو انسان تھوڑے ہی دنوں میں ہلاک ہو جائے یا پاگل ہو جائے ٭

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۙ اور قسم ہے آسمان کی یعنی تمام بلندیوں کی۔ اور اس ذات کی۔ جس نے اس کو پیدا کیا۔

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۙ اور قسم ہے زمین کی اور اس ذات کی جس نے اس کو بچھایا۔ یعنی اس میں ایسی ایسی طاقتیں رکھیں کہ جن کی وجہ سے۔ پھل۔ پھول۔ درخت۔ پودے۔ اناج وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ جس طرح اُوپر سے بارش ہونے کی وجہ سے زمین سے چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے کلام آنے پر انسانوں کے اندر ترقی کرنے اور بڑھنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ان کے نفس پاک ہو جاتے ہیں ٭